رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر

قیمت فی پرچہ

جلد ۵۵/۲۰ | ۴ تبلیغ ۱۳۴۵ھش ۱۳ شوال ۱۳۸۵ھ ۴ فروری ۱۹۶۶ء | نمبر ۲۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِس بات کو خوب یاد رکھو کہ ترک کی ہوئی نمازیں معاف نہیں ہوتیں

نمازوں کو باقاعدہ التزام سے ادا کرو اور اپنے عمل کو اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق کرلو

"اصل بات جو قابلِ غور ہے وہ یہ ہے کہ انسان کو نیک بختی اور تقویٰ کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور سعادت کی راہیں اختیار کرنی چاہئیں تب ہی کچھ بنتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ (پ ۱۳) خدا تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت کو تبدیل نہ کرے۔ خواہ مخواہ کے ظنِ فاسد کرنا اور بات کو انتہا تک پہنچانا بالکل بیہودہ امر ہے۔ سب سے ضروری بات یہ ہے کہ لوگوں کو چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں، نمازیں پڑھیں، زکوٰۃ دیں، اتلافِ حقوق اور بدکاریوں سے باز آئیں۔ یہ امر بخوبی ثابت ہے کہ بعض وقت جب صرف ایک شخص ہی بدی کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ سارے گھر اور سارے شہر کی ہلاکت کا موجب ہو جاتی ہے پس بدیوں کو چھوڑ دو کہ وہ ہلاکت کا موجب ہیں ....

نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نئی جماعت آئی انہوں نے نماز کی معافی چاہی۔ آپ نے فرمایا کہ جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں۔ اس لئے اِس بات کو خوب یاد رکھو اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اپنے عمل کرلو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک یہ بھی نشان ہے کہ آسمان اور زمین اس کے امر سے قائم رہ سکتے ہیں۔ بعض دفعہ وہ لوگ جن کی طبائع طبعیات کی طرف مائل ہیں کہا کرتے ہیں کہ نیچری مذہب قابلِ اتباع ہے کیونکہ اگر حفظِ صحت کے اصولوں پر عمل نہ کیا جائے تو تقوےٰ اور طہارت سے کیا فائدہ ہوگا؟ سو واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے یہ بھی ایک نشان ہے کہ بعض وقت ادویات بیکار رہ جاتی ہیں اور حفظِ صحت کے اسباب بھی کسی کام نہیں آسکتے۔ نہ دوا کام آسکتی ہے نہ طبیب حاذق۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ کا امر ہو تو الٹا سیدھا ہو جایا کرتا ہے۔"

([illegible]طات جلد اوّل ص۲۶۲ و ص۲۶۳)

اخبارِ احمدیہ

٥ — ربوہ ۳ فروری۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق باہر سے آمدہ ۲ فروری کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

---

٥ — حیدرآباد (بذریعہ تار) مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مورخہ ۴ فروری کو پونے چھ بجے شام حیدرآباد ریڈیو سے تقریر نشر فرما رہے ہیں۔ احباب مستفید ہوں۔

---

٥ — سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے راجہ عطاء اللہ خان صاحب آف مظفر آباد کا تقرر بطور امیر علاقائی آزاد کشمیر تا ۳۰/۴/۶۶ منظور فرمایا ہے جماعتیں نوٹ فرمالیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

---

٥ — عزیزم محمد خان صاحب کارکن تعلیم الاسلام کالج ربوہ کئی دنوں سے بیمار ہیں اور بہت تکلیف میں ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

محبوب عالم خالد

---

٥ — لائل پور سے مکرم ڈاکٹر فضل کریم صاحب سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ لائل پور مورخہ ۳۰/۱/۶۶ سکوٹر کے حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں۔ دائیں ٹانگ کی ہڈی دو جگہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ اور اسی طرح چہرہ اور بازو پر بھی کافی چوٹیں آئی ہیں۔

(۲) مکرم شیخ سمیع اللہ صاحب شاکر سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لائل پور عرصہ ۲/۱ ماہ سے لیا دہ فالج بیمار ہیں اور اب اس کا اثر دماغ پر بھی ہو گیا ہے، حالت تشویشناک ہے ہر دو اصحاب جماعت احمدیہ کے مخلص کارکن اور انتھک خدمتِ دین کرنے والے ہیں۔ تمام احباب سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(منصور احمد مبشر لائل پور)

---

٥ — میرے بڑے بھائی مکرم محمد احمد صاحب ابن حاجی محمد موسیٰ صاحب کو کچھ دنوں سے ہائی بلڈ پریشر کی تکلیف ہے جس کا اثر دماغ پر بھی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت یاب فرمائے آمین۔

محمد یحییٰ دی سائیکل ہاؤس
نیلا گنبد لاہور

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۴ فروری ۱۹۶۶ء

بعض خطرناک عیوب

اسلام نے تہذیب نفس کے جو قواعد انسان کو دیئے ہیں اگر ان کو مدِّ نظر رکھا جائے تو ہمارا معاشرہ ایک جنتی دنیا بن سکتا ہے۔ بعض باتیں ایسی ہیں جن کو انسان معمولی سمجھتا ہے۔ مگر اگر غور کیا جائے تو بعض دفعہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے بڑے بڑے خطرناک نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ جو انسان کی زندگی تلخ کر دیتے ہیں اور ایک گھریلو ایک۔ خاندان کی تخریب کا باعث ہوتے ہیں۔ اسلام نے ان چھوٹے چھوٹے رخنوں کو بند کرنے کے لئے بھی ہدایات دی ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ جلسہ سالانہ میں جو تقریر خواتین کے اجلاس میں فرمائی ہے۔ اس میں انہی باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔

یہ باتیں جس طرح خواتین پر چسپاں ہوتی ہیں اسی طرح مردوں پر بھی ہوتی ہیں۔ چونکہ انسانی معاشرہ کا مرکز خواتین ہی سمجھی جاتی ہیں۔ اس لئے خواتین سے خطاب کرنا زیادہ انسب تھا۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"ایسے بہت سے امور ہیں جن کے کرنے سے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں روکا ہے اور جو ہمارے اوقاتِ عزیزہ پر ڈاکہ ڈالتے اور انہیں ضائع کر دیتے ہیں۔ چند ایک کا ذکر میں اس وقت اپنی بہنوں کے سامنے کرنا چاہتا ہوں۔"

(الفضل ۲ فروری ۱۹۶۶ء ص۲)

چونکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس خطاب میں تقریباً ان تمام باتوں کا ذکر فرما دیا ہے جو قرآن کریم ایک اعلیٰ اسلامی معاشرہ معرض وجود میں لانے کے لئے بیان کرتا ہے۔ اس لئے احباب کو چاہیئے کہ اس خطاب کو بار بار گھروں میں بھی سنائیں اور مسجدوں میں بھی بار بار بطور خطبہ جمعہ پڑھا جائے۔

یہ باتیں جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے بہت چھوٹی چھوٹی نظر آتی ہیں۔ اس لئے انسان اکثر ان کو معمولی سمجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں لیکن ایک مسلمان سمجھ سکتا ہے کہ مکارم اخلاق انہی چھوٹی چھوٹی باتوں کے نگاہ رکھنے سے حاصل ہوتے ہیں۔ اور مہذب معاشرہ پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ان باتوں پر خاص توجہ مبذول کرائی جائے۔ پہلی بات اس ضمن میں یہ ہے کہ:۔

"عورت کا میدان عمل زیادہ تر اس کا گھر ہے اور گھر میں بہت سے وقت ضائع کرنے والے بھی آ جاتے ہیں اور وہ شرم کے مارے انہیں کچھ کہہ نہیں سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں بھی قرآن کریم میں ہدایات دی ہیں۔ اور گھروں کی پرائیویسی (Privacy) اور اس بات کا خیال رکھنے کے لئے کہ ہمارے گھر میں کوئی وقت پر ڈاکہ ڈالنے والا داخل نہ ہو۔ بعض بنیادی احکام دیئے ہیں چنانچہ فرماتا ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۔ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِیْهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى یُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَ اِنْ قِیْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ (سورۃ النور ع۴)

یعنی اے مومنو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو۔ جب تک کہ اجازت نہ لے لو۔ اور داخل ہونے سے پہلے ان گھروں میں بسنے والوں کو سلام نہ کرو۔ یہ تمہارے لئے اچھا ہوگا۔ اور تمہارے اس فعل کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم نیک باتوں کو ہمیشہ یاد رکھو گے۔ اور اگر تم ان گھروں میں کسی کو نہ پاؤ تب بھی ان میں داخل نہ ہو۔ جب تک کہ تمہیں گھر والوں کی طرف سے اجازت نہ مل گئی ہو۔ اور اگر کسی گھر میں ہو اور تم سے کہا جائے کہ اس وقت چلے جاؤ تو چلے آؤ۔ یہ تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو خوب جانتا ہے۔"

(الفضل ۲ فروری ۱۹۶۶ء ص۳)

جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا یہ خطاب خواتین کے اجلاس میں ہوا تھا اور پہلی مخاطب خواتین ہی ہیں لیکن یہ مردوں کے لئے بھی لائحہ عمل ہے۔ خدا کے فضل سے ان باتوں کا احمدیوں میں خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ اور یہ اسلامی اخلاقی اصول ایسا ہے کہ اس کی پابندی سے بہت سے جھگڑے اور مناقشات خود بخود ختم ہو جاتے ہیں۔ اور انسان اپنے گھر کے اندر نہایت امن و آرام سے سانس لیتا ہے۔ مرد تو خیر نہیں لیکن بعض خواتین اس اصول کی پابندی کم کرتی ہیں۔ جس سے اہلِ خانہ کو بعض دفعہ سخت تکلیف ہوتی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں اس اصول کے ہر پہلو پر سیر حاصل روشنی ڈالی ہے۔ اور بتایا ہے کہ اس اصول کو کماحقہ نگاہ نہ رکھنے سے کیا کیا نقصانات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔

اس اصول کا یہ ٹکڑا بڑا اہم ہے کہ اگر اہل خانہ کسی وجہ سے ملاقات کرنا نہ چاہے اور ملاقات سے انکار کر دے۔ تو اس میں برا ماننے کی کوئی بات نہیں ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"اگر کوئی عورت اجازت نہ ملنے کی وجہ سے واپس آ جاتی ہے۔ تو اس میں ملال کی کوئی بات نہیں۔ اسے اپنے دل کے اندر کوئی کدورت پیدا نہ کرنی چاہیئے کیونکہ ایسا کرنے سے اس کا وقت بچ جائے گا۔ اور اس بات کا ثواب بھی مل جائے گا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ایک حکم کی پوری بشاشت سے تعمیل کی۔ یہ ہدایت نہایت ضروری ہے کام کرنے والے ملک اس بات کو افورڈ (Afford) ہی نہیں کر سکتے۔ کہ جو آئے آئے اور جس وقت چاہے آئے اور وہ شرم کے مارے اپنا کام چھوڑ کر ان سے باتیں کرنے لگ جائیں۔ اور اس طرح ان کے اوقات ضائع کر دیئے جائیں۔ دنیوی نقطۂ نگاہ سے بھی ان قوموں نے جنہوں نے ترقی کی ہے۔ اس حکم کو اپنا دستور بنا لیا ہے۔ وہ قومیں اگر اسلام سے مانگے ہوئے اصول پر اس قدر عمل پیرا ہیں تو ہم لوگ جنہیں خدا تعالیٰ نے آج سے چودہ سو سال پہلے حکمت کی یہ بات سکھائی تھی کس طرح اس سے غافل رہ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس حکم پر پورا پورا عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔"

(الفضل ۲ فروری ۱۹۶۶ء صفحہ ۳)

دوسری بات جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے بیان فرمائی ہے۔ اور جو اسلامی معاشرہ کو پاکیزہ رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحجرات میں ولا تجسسوا کے الفاظ میں بتائی ہے یعنی دوسروں کے عیوب معلوم کرنے کی جستجو کرنا۔ افسوس کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ خواتین میں یہ مرض لاعلاج حد تک پہنچی ہوئی ہے۔ اور احمدی خواتین بھی اس مرض میں اسی طرح مبتلا ہیں۔ اگر یہ عادت چھوٹ جائے تو معاشرہ کی نصف سے زیادہ خرابیاں ختم ہو جاتی ہیں۔

اس کے ساتھ ملتی جلتی بیماری غیبت ہے۔ یہ بیماری بھی نہایت خطرناک اور مہلک ہے اور افسوس ہے کہ یہ بیماری بھی خواتین میں مردوں سے کہیں زیادہ ہی پائی جاتی ہے۔ اس کو روحانی تپ دق کہا جا سکتا ہے جس شخص کو یہ بیماری لگ جائے۔ اس کی روحانی زندگی کا خدا حافظ۔ اکثر خوشامد طبع لوگ غیبت کو بطور آرٹ کے استعمال کرتے ہیں۔ اور بھولے بھالے لوگوں کو فریب دیکر باہم دشمنیاں ڈلواتے ہیں یہ طوسلے رکھتے ہیں۔ اسلام میں غیبت کو اپنے بھائی کا گوشت کھانے کے برابر بیان کیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے یہ مرض مردوں میں بھی عام پایا جاتا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے خطاب میں اس مرض کی طرف بھی خاص توجہ دلائی ہے۔

ان کے علاوہ معاشرہ کے بہت سے دوسرے عیوب بھی آپ نے اپنے خطاب میں بیان فرمائے ہیں جو خواتین سے خصوصی تعلق رکھتے ہیں۔ اس لحاظ سے آپ کا یہ خطاب عام نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ اور جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے چاہیئے کہ ہر احمدی اس تقریر دلپذیر کو ہر وقت نگاہ میں رکھے۔ تا کہ ہمارا معاشرہ صحیح اسلامی معاشرہ بن جائے۔ اور یہی دنیا ہمارے لئے جنت بن جائے۔

تاریخ وفات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

میرے ایک دوست نے جو ہماری جماعت میں شامل نہیں لیکن جماعت کے کارناموں کو بنظرِ تحسین دیکھتے ہیں یہ تاریخ لکھ کر بھیجی ہے۔ (چراغ الدین مربی پشاور)

آج وہ آفتابِ علم و عمل ۔۔۔ در مغاکِ اجل غروب ہوا
مہرِ تابانِ آسمانِ کمال ۔۔۔ فاضلِ بے بدل غروب ہوا
کہا ہاتف نے "آہ وا اسفا" ۔۔۔ مہرِ برج عمل غروب ہوا
۱۹۶۵

(کوکب تبریزی۔ از پشاور)

اسلام اور دنیا کے دیگر مذاہب

تقریر محترم جناب قاضی محمد صاحب ایم۔ اے۔ بر موقع جلسہ سالانہ سنہ ۶۵ء

(آخری قسط)

اسلام کا نام

ایک اور عجب بات یہ ہے کہ کسی مذہب کا نام خدا کا یا اُس مذہب کے پیشوا کا رکھا ہوًا نہیں سوائے اسلام کے۔ یہ بھی کلمہ کی طرح کا امتیاز ہے اور مذاہب کے نام لوگوں کے رکھے ہوئے ہیں۔ کبھی بانی کے نام پر کبھی اسکے جائے پیدائش کے نام پر۔ اسلام نام اسلام کی تعلیم کا خلاصہ ہے اور خدا کا اپنا رکھا ہوًا ہے اور ثبوت اس کا یہ ہے کہ اسلام سے پہلے تورات یسعیاہ نبی کی کتاب میں اسلام کی ایک علامت یہ بیان کی گئی تھی کہ اس کا نام خدا خود رکھے گا۔

اسلام کامیاب ہے

آخر میں اسلام کا ایک امتیاز یہ ہے کہ اسلام کامیاب ہے۔ اسلام کے دشمن بھی یہ مانتے ہیں کہ اسلام کامیاب ضرور ہے۔ اسلام اپنے ظہور کے وقت ہی کامیاب تھا بعد میں بھی کامیاب رہا اور آج بھی کامیاب ہے۔ جو کامیابی اسلام کو صدرِ اوّل میں حاصل ہوئی اس سے تاریخ روشن ہے لیکن لوگ کہہ دیا کرتے ہیں کہ نبوت اور خلافتِ راشدہ تک تو اسلام رہا اسکے بعد نہیں لیکن اس سے اتنا تو ثابت ہو گیا کہ اسلام محض فلسفہ نہیں۔ اس پر عمل ہوًا اور خوب ہوًا اور اس پر عمل کر کے دنیا کو دکھا دیا گیا۔ باقی ایک سطح پر کوئی عمل نہیں رہتا کیونکہ انسان کو اللہ تعالےٰ نے آزاد بنایا ہے وہ کبھی کسل سے کبھی کم فہمی سے کبھی کسی اور وجہ سے اصل تعلیم سے انحراف ضرور کرتا ہے لیکن اسلام میں اسکا علاج ہے اور وہ مجددین کا سلسلہ ہے اسلام کی مثال زیتون کی مثال ہے جو پھل بھی ہے اور جس کا تیل، اچار کے کام میں آتا ہے۔ جو سڑتا نہیں۔ کیسی عجیب مثال ہے۔ کسی اور مذہب یا نظریہ نے ایسا دعوےٰ نہیں کیا اور عملاً کر کے دکھانا تو اور بھی مشکل ہے۔ اسلامی تعلیم اور اسلامی اصول کے نتیجہ میں ہر زمانے میں مجددین اور اہلِ کرامت پیدا ہوتے رہے اور اس ایمان اور امید کی معقولیت میں کسے شبہ ہو سکتا ہے کہ آئندہ بھی ہوتے رہیں گے۔ اگر کسی زمانے میں مجددین اور اہلِ کرامت کا زور نہ بھی ہو تب بھی اسلام کا قرآن حرف بحرف قائم اور محفوظ ہے اور اس کی رواجی اور روایتی شکل ہمیشہ قائم ہے۔ اسلام کی خزاں ہمیشہ ہی بہار میں تبدیل ہوتی رہی اور ہوتی رہے گی۔ زندہ درخت جب پھل نہیں دے رہا ہوتا تو اگلے موسم کا انتظار کافی ہے، جب تک پھل کا موسم نہیں آتا تو درخت اگر شاخ دار ہے تو لوگ اس کے سایہ کے نیچے آرام کر سکتے ہیں اسلام کا سایہ دار درخت عظیم تاریخی روایتوں پر مشتمل ہے۔ اس درخت کے سایہ میں لوگ ہمیشہ ہی روحانی سُکھ پاتے رہے ہیں۔

ایک عظیم صاحبِ کرامت

اب سوال ہے کہ ہمارے زمانے میں کیا ہوًا؟ یہی کہ اسلام میں ایک عظیم صاحبِ کرامت پیدا ہوًا، اور اسنے دکھا دیا کہ اسلام کا خدا زندہ ہے اور اسی طرح سُنتا اور بولتا ہے جس طرح وہ ماضی میں سُنتا اور بولتا رہا ہے۔ اس صاحبِ کرامت نے یہ بھی دکھا دیا کہ اسلام کا درخت ہرا ہے اور وہ آج بھی تازہ بتازہ پھل دے رہا ہے اس کا سایہ بھی ہے اس کے پھول بھی ہیں اور اس کے پھل بھی۔ آج بھی خدا اپنے الہام سے غیب کی باتیں اپنے بندوں پر ظاہر کر رہا ہے۔ آج بھی بندے اس سے زندہ تعلق پیدا کر سکتے ہیں یہ امتیاز اسلام کا بہت ہی خاص امتیاز ہے، اسلام کا یہ امتیاز اسلام کو دوسرے دینوں سے ممتاز کرتا ہے اور یوں ہی ہونا چاہیئے تھا۔ جس دین کو اللہ تعالےٰ نے بنی نوع انسان کی توحید پر جمع کرنے کے لئے چُنا تھا اسی دین کو ہر امتیاز بھی بخشا جانا تھا۔ دنیادی نظریات جو خدا تعالےٰ کو اپنے افکار میں مرکزی حیثیت نہیں دیتے ان پر اسلام کی طرف سے حجت ہے کہ آج دنیا کا امن اور ہر انسان کا شرف۔ ہر چھوٹے بڑے انسان کا شرف اور ہر چھوٹی بڑی قوم کا شرف، اسلامی تعلیمات کا ممنونِ احسان ہے، لیکن اسلامی تعلیمات کا ایک دفعہ پھر دَور دَورہ ہو گا، کیونکہ اسلام کا خدا زندہ ہے، بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ اور حضور کا یہ فرمان بار بار سُننے کے لائق ہے:۔

”خدا چاہتا ہے کہ اُن تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ، کیا ایشیا، اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی میرا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔“ (الوصیت)

تاثیرِ دُعا

بیتاب دلوں ہی کی یہ تاثیرِ دُعا ہے
اک نافلۂ رشکِ قمر ہم کو ملا ہے

اِک مہر کے چھپنے سے جو تاریکیاں چھائیں
اِک ماہِ مبین ہم پہ ضیا بار ہوًا ہے

مجبوریٔ غم دیکھ کے مہجور دلوں کی
اللہ نے تسکین کا ساماں یہ کیا ہے

جس گود کے پالے تھے مسیحاؑ کے جگر بند
اُس گود کا پروردہ ہمیں لعل ملا ہے

ہاں وہ جو بنا پانچواں فرزندِ مسیحاؑ
بیمار دلوں کے لئے وہ روحِ شفا ہے

وہ جس کو خلافت کی ردا بخشی خدا نے
اب دردنصیبوں کے لئے اِک دوا ہے

پھر سَبْعَ مثانی کی دعا جلوہ نما ہے
انعمت علیھم کا نیا باب کھُلا ہے

اُڑتے ہی چلے آئے براہیمی پرندے
معلوم تھا ان کو کہ یہیں آبِ بقا ہے

اِک ہاتھ میں پھر ہاتھ دیا اہلِ صفا نے
اُلفت کے نئے رشتہ میں ہر ایک بندھا ہے

اِس نافلۂ مہدئ مسعود کے حق میں
اے مالکِ افلاک ہماری یہ دُعا ہے

محمود کی مانند ہی محمود ہو یہ بھی
اقبال میں جو شہرۂ آفاق ہوًا ہے

ہم اِس کی قیادت میں بھی پیغامِ محمدؐ
پہنچائیں ہر اِک سمت جہاں تک کہ خلا ہے

شبّیر کرو قلب و جگر نذرِ خلافت
اب ملّتِ بیضا کی اسی میں ہی بقا ہے

شبّیر احمد

حفاظتِ قرآن کا خدائی وعدہ بہر حال پورا ہوتا چلا جائیگا

قرآنِ مجید کے متعلق یہودیوں کی ناپاک سازش کبھی کامیاب نہ ہوگی

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ)

رمضان المبارک کے ایام میں فرزندانِ توحید غیر معمولی اہتمام سے قرآنِ مجید کی تلاوت کرتے ہیں۔ تلاوت سنتے ہیں۔ علماء قرآنی مواعظ واوامر کی تلقین کرتے ہیں قراء علم تجوید اور ترتیل سے سامعین پر وجد کی کیفیت وارد کرتے ہیں۔ حفاظ قرآن مساجد میں روزانہ تراویح کی نماز میں قرآن کریم پڑھتے ہیں اور مومنوں کی جماعت اس تلاوت کو سنتی ہے۔ ان ایام میں عالمِ اسلامی کی مساجد میں دراصل قرآن کریم کی اس پیشگوئی کی بالخصوص تجدید ہوتی ہے کہ انّا نحن نزلنا الذکر وانّا لہ لحٰفظون یعنی بے شک ہم نے ہی اس قرآن کریم کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی ہمیشہ حفاظت کریں گے۔ یہ پیشگوئی اور وعدۂ ربّانی ایسے حیرت انگیز ذرائع سے پورا ہو رہا ہے جس کا اعتراف معاندینِ اسلام کو بھی ہے۔ حفّاظ نے قرآنِ کریم کے الفاظ اور اس کے اعراب کی اس طرح ظاہری حفاظت کی ہے کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ اتنی بڑی کتاب کس طرح ترتیب سے ازبر اور حفظ کر لی جاتی ہے اور اس کو حافظ قرآن فرفر سنا دیتا ہے۔ اگر کوئی حافظ غلطی بھی کرتا ہے تو سامعین اس کی فوراً تصیح کر دیتے ہیں اور یہ ممکن ہی نہیں ہوسکتا کہ کوئی غلطی ہوسکے۔

آج تقریباً چودہ سو برس سے قرآنِ کریم کی لفظی اور ظاہری حفاظت ہو رہی ہے۔ ظاہری طور پر انسانی عقل اس کو سمجھنے سے قاصر ہے۔ قرآنِ کریم ہستی باری تعالےٰ کی زبردست دلیل ہے۔ حقانیت اسلام پر شہادت ناطقہ ہے اور بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر دائمی معجزہ ہے اس لئے اس کی حفاظت کا ہونا ازبس ضروری تھا۔

مذہبی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآنِ کریم کے سوا کسی اور مذہبی کتاب کی مکمل حفاظت نہیں ہوئی کیا تورات اپنے اصل الفاظ میں موجود ہے؟ کیا انجیل اپنی اصل زبان اور عبارتوں میں موجود ہے؟ کیا ژند اوستا اصل شکل میں موجود ہیں؟ اور کہاں ہیں اصل وید کے نسخے؟ ان تمام سوالات کا جواب نفی میں دیا جاسکتا ہے۔ اس تاریخی حقیقت کو سامنے رکھئے تو اسلام کا منجانب اللہ ہونا اور بانیٔ اسلام کی صداقت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کو یہی منظور تھا کہ دنیا میں صرف وہ کتاب محفوظ رہے جس کی تعلیم اعلےٰ۔ افضل اور اکمل ہو۔ دنیا کا کوئی ایسا مذہب نہیں ہے جس کی کتاب اپنے مرسل اور ہادی کی زبان میں محفوظ ہو۔ یہ اعزاز اور فخر صرف قرآنِ کریم کو ہی حاصل ہے کہ وہ ویسے ہی اور اسی زبان میں ہمارے سامنے موجود ہے اور اس کے حفاظ بھی بکثرت موجود ہیں۔

دشمنانِ اسلام کی طرف سے کئی مرتبہ یہ سازش کی گئی کہ قرآنِ کریم کو دنیا کے سامنے محرف اور مبدل ثابت کیا جائے مگر ان کو ہمیشہ ہی اس میں ناکامی ہوئی۔ چنانچہ حال ہی میں حکومتِ اسرائیل نے ایک قرآن مجید شائع کیا ہے جس کے متعلق MUSLIM NEWS لکھتا ہے:-

"It is reported that some verses of the Holy Quran have been removed and some deliberate grammatical errors have been committed, including errors in punctuation."

یعنی اس قرآن کریم کے متعلق ہمارے نوٹس میں یہ بات لائی گئی ہے کہ قرآنِ کریم کی بعض آیات کو بالکل خارج کر دیا گیا ہے اور بعض گرامر کی اغلاط کو عمداً اختیار کیا گیا ہے نیز اعراب اور رموز اوقاف کی غلطیوں پر بھی یہ مشتمل ہے۔ یہودیوں کو جو اسلام سے عداوت اور عناد ہے وہ ایک تاریخی حقیقت ہے۔ ابتداءِ اسلام سے یہودیوں نے یہ سازش کی کہ اسلام کو کلیتہً ختم کر دیا جائے۔ بانیٔ اسلامؑ کو قتل کرنے کی سازش کی گئی۔ زہر دینے کی کوشش کی گئی مگر خدا تعالےٰ نے اپنی پیشگوئی واللہ یعصمک من الناس کے مطابق آپؐ کی خاص حفاظت فرمائی۔ مسلمانوں کو تنگ کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا گیا۔ جنگِ احزاب میں قبائل اور قریش نے مدینہ کے یہودیوں کی انگیخت پر ہی جنگ کی۔ بنی قینقاع۔ بنی نضیر اور بنو قریظہ مدینہ میں اقتصادی اور تجارتی نفوذ رکھتے تھے۔ سودی کاروبار پر ان کا قبضہ تھا۔ زراعت اور تجارت میں یہ پیش پیش تھے اور یہ تینوں قبائل طاقتور اور صاحبِ نفوذ تھے۔

ان یہودی قبائل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کئے ہوئے معاہدات و مواثیق سے ہمیشہ روگردانی کی۔ قرآن کریم کے نزول کے وقت ہی یہ بعض قرآنی آیات کے ساتھ استہزاء کیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسے انداز میں مخاطب کرتے کہ جس کے اندازِ بیان اور تلفظ میں گستاخی ہوتی۔

الغرض اگر یہودیوں نے آج نیا قرآن بنانے کی کوشش کی ہے جس میں سے کئی آیات کو خارج کر دیا گیا ہے جس میں عمداً غلطیوں کا ارتکاب کیا گیا ہے تو یہ کوئی قابلِ تعجب امر نہیں ہے لیکن اس کوشش میں وہ ہرگز کامیاب نہیں ہوسکتے کیونکہ قرآنِ کریم تو وہ کتاب ہے کہ جس کے زیر۔ زبر۔ حروف اور اس کے نقطوں کو بھی شمار کر لیا گیا ہے۔ ہر مسلمان کو قرآنِ کریم کا کوئی نہ کوئی حصہ یاد ہے اور قدرتِ خداوندی نے چونکہ قرآنِ کریم کو معجزہ ثابت کرنا تھا اس لئے قرآنِ کریم کی ظاہری حفاظت کے لئے اس کے اسالیب بیانیہ ایسے انداز سے اختیار کئے کہ اس کو حفظ کرنے میں کوئی ذہنی بوجھ نہ ہو اور آج دس بارہ سال کا بچّہ بھی اس کو حفظ کرکے محراب میں کھڑا ہو کر سنا دینے کے قابل ہوتا ہے۔ چنانچہ خود قرآنِ مجید بیان فرماتا ہے۔ ولقد یسرنا القراٰن للذکر کہ ہم نے قرآنِ کریم کو آسان اُتارا ہے کسی شخص نے بھی آج تک اپنے مذہب کی مقدس کتاب کو حفظ نہیں کیا یہ اعزاز صرف قرآنِ کریم کو ہی حاصل ہے اور یہ حفظ کی خصوصیت صرف قرآن کریم کو اس لئے بھی حاصل ہے کہ وہ یاد کرنے والوں کو انتہائی سہولت اور عجلت سے حفظ ہو جاتا ہے۔

قرآنی عبارتوں میں اتنی روانی اور جاذبیت ہے نیز خدا تعالےٰ کا ذکر ایسے دلکش انداز میں کیا جاتا ہے کہ اس کا اعتراف غیر مسلموں کو بھی ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر چارٹن لکھتے ہیں:-

"قرآن کا طرزِ تحریر دل آویز ہے۔ رواں ہے۔ مختصر اور جامع ہے خدا کا ذکر شاندار طریقہ سے کرتا ہے"۔

الغرض قرآنِ کریم کا اعجاز کئی وجوہات کی بناء پر ہے ان وجوہات میں سے ایک وجہ حفاظتِ قرآن بھی ہے۔ کوئی دشمن طاقت اس معجزہ کو ختم نہیں کرسکی۔ اور یہ پیشگوئی زندہ شہادت اور دائمی ثبوت ہے صداقتِ اسلام کا۔

تقریبِ شادی اور درخواستِ دعا

میرے بچے بابو شفیق احمد خان کی شادی مؤرخہ ۱۶ ۱۲/۶۵ کو ہوئی ۱۵ ۱۲/۶۵ کو برات کوٹلی سے بھمبر ضلع میرپور گئی ۱۶ ۱۲/۶۵ کو واپس کوٹلی پہنچی ۱۷ ۱۲/۶۵ کو ولیمہ ہوا یہ شادی حوالدار محمد صادق خان صاحب راجپوت بھمبر کے ہاں ہوئی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعث برکت کرے

سردار دوست محمد خاں
کوٹلی ضلع میرپور۔ آزاد کشمیر

درخواستِ دعا

میرا لڑکا منور احمد سعید واشنگٹن عالمی بنک میں ٹریننگ لے رہا ہے احباب اس کی نمایاں کامیابی اور بخیریت واپسی کے لئے دعا کریں۔

(روشن الدین نائب امیر جماعتِ احمدیہ اوکاڑہ)

محترم میاں محمد یامین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاجر کتب آف قادیان

(مکرم حافظ مبین الحق صاحب ابن محترم میاں محمد یامین صاحب مرحوم)

(۱)

ہمارے والد محترم میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان تقریباً دو تین ماہ سے مرض دمہ میں مبتلا تھے۔ لیکن ایک ہفتہ سے سانس کی تکلیف کی وجہ سے طبیعت زیادہ خراب ہوگئی تھی۔ علاج معالجہ ہوتا رہا۔ اور محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اپنی زیر نگرانی نہایت ہمدردی سے ڈاکٹر صاحبان کو مشورہ دیتے رہے اور ڈاکٹر حمید صاحب نے بڑی محبت اور ہمدردی سے علاج جاری رکھا اور دن میں کئی کئی مرتبہ تشریف لاتے رہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

والد صاحب کو آخری وقت تک کامل ہوش رہا۔ اور تمام گھر والوں کو فرداً فرداً نصائح کرتے رہے۔ توبہ۔ استغفار اور درود شریف و دیگر دعائیں ورد زبان رہیں۔ احباب جب کبھی تیمارداری کے لئے آتے اُن سے محبت سے ملتے۔ مورخہ ۳۰ دسمبر بروز جمعرات شام کے وقت فرمایا۔ کہ بعد نماز جمعہ میرا جنازہ ہوگا حضرت صاحب سے عرض کرنا کہ یامین کی خواہش ہے کہ میرا جنازہ آپ پڑھائیں۔ میرا جنازہ نماز جمعہ کے بعد ہوگا اور میرے جنازہ کے ساتھ ایک دوسرا جنازہ بھی ہوگا۔ غالباً وفات سے ایک دو روز قبل محترم مولوی ابوالعطاء صاحب عیادت کے لئے تشریف لائے۔ ان کی موجودگی میں میرے برادر خورد یعنی محمد صالح نور کو جو اہل پیغام سے تعلق رکھتا ہے بہت سمجھایا۔ کہ پیغامیوں کے پاس کچھ نہیں رکھا۔ وہ صحیح راستہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ ایک دن آئے گا کہ وہ ندامت کے ساتھ ہمارے ساتھ شامل ہو جائینگے۔ تم فوراً اپنے گناہوں سے توبہ کرو۔ اور حضرت صاحب کی خدمت میں جاکر معافی مانگو۔ اور بیعت کر کے آؤ۔ اور اس قدر رقت آمیز طریقہ سے سمجھایا کہ خود بھی رو پڑے محترم مولوی صاحب نے والد صاحب کو فرمایا۔ کہ آپ نے اپنا حق ادا کر دیا ہے۔ اور اب آپ خدا تعالیٰ کے نزدیک بالکل بری الذمہ ہیں۔

وفات سے تین روز قبل والد صاحب نے اپنا علاج بند کروا دیا تھا اور فرماتے تھے۔ کہ میں اس دنیا میں نہیں رہنا چاہتا۔ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آگیا ہے۔ اور میں بہت جلد جانا چاہتا ہوں۔

آخر ۳۱ دسمبر جمعہ کا دن بھی آگیا جس کی والد صاحب کو انتظار تھی۔ صبح کے وقت وقفہ وقفہ کے بعد کلمہ طیبہ اور کلمہ تشہد پڑھتے رہے اور پھر متعدد بار انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ اور نو بجے داعی اجل کو لبیک کہدیا اور نہایت آرام سے ابدی نیند سو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

چونکہ جمعہ مبارک کا دن تھا۔ اسلئے فیصلہ کیا گیا کہ نماز جنازہ جمعہ کے بعد ہو جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں نماز جنازہ پڑھانے کے لئے درخواست کر دی گئی۔ چنانچہ حضور پُرنور نے جمعہ کی نماز کے بعد قبلہ والد صاحب کی نماز جنازہ پڑھائی اور والد صاحب کے جنازے کے ساتھ دوسرا جنازہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت چوہدری سربلند خاں صاحب رضی اللہ عنہ کا تھا اس طرح والد صاحب کی وہ بات پوری ہوئی کہ میرے ساتھ ایک دوسرا جنازہ بھی ہوگا۔

چونکہ مرحوم کے بیٹے ایام بیماری میں اپنی اپنی رخصت ختم کر کے واپس جا چکے تھے اسلئے فوراً تمام کو تار دیدئے گئے اور ان کے انتظار میں تدفین میں التواء کرنا پڑا۔ چنانچہ اگلے روز یعنی ہفتہ کے دن گیارہ بجے مقبرہ بہشتی میں قطعہ صحابہ میں تدفین عمل میں آئی۔ اور قبر تیار ہونے پر حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب نے دعا فرمائی۔

اہل ربوہ نے خصوصاً حضرت اقدس اور دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعودؑ نے اور دیگر جماعت کے افراد نے کثرت کے ساتھ قبلہ والد صاحب کی وفات پر تعزیت فرمائی اور ہمارے مغموم دلوں کو تسکین بخشی جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

والد صاحب کے سوانح حیات اختصار کے ساتھ تحریر کئے جاتے ہیں۔ والد صاحب نے خود بھی اپنے بعض حالات تحریر فرمائے ہیں۔ لہذا سب سے پہلے انہی کے الفاظ میں ان کے سوانح حیات درج کئے جاتے ہیں۔ والد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

مجھے اپنی عمر اس طرح پر معلوم ہے۔ جب کہ میں سال کا تھا میرے والد بزرگوار منشی ابوالحسن صاحب مرحوم جو منصوری پہاڑ پر جنرل مرچنٹ تھے۔ جن کی وفات ۱۹ نومبر ۱۹۲۵ء کو بعمر نوے سال ہوئی۔ اور وہ غیر احمدی ہی تھے مجھے اپنے ہمراہ ۱۸۹۳ء میں پہاڑ پر لے گئے۔ اور اب جبکہ میں یہ تحریر لکھ رہا ہوں یعنی ۱۶ ستمبر ۱۹۵۳ء تک عمر کا ۷۲واں سال ہوتا ہے۔

اگرچہ میرے والدین کی بہت سی اولاد تھی۔ مگر جب مجھے ہوش آیا تو میں نے دیکھا ہم چار بھائی دو بہنیں ہیں۔ مجھ سے بڑے دو بھائی محمد ہاشم اور محمد یٰسین اور مجھ سے چھوٹا ایک بھائی محمد حنیف تھا۔ اور ہر دو ہمشیرگان مجھ سے بڑی تھیں۔ میرے خاندان سے صرف برادرِ اکبر محمد یٰسین اور ہمشیرہ کلاں کا لڑکا رشید احمد جو ان دنوں اوکاڑہ میں ہے۔ احمدی ہوئے۔ باقی تمام غیر احمدی رہے۔ والدین۔ ہر سہ برادران اور ہر دو ہمشیرگان سب کے سب فوت ہو چکے ہیں۔ البتہ بھائی بہنوں کی اولاد زندہ ہے۔

والد صاحب کی دوکان کے اصل کارکن میں اور مجھ سے بڑے بھائی محمد یٰسین صاحب ہی تھے۔ پدر بزرگوار نے ہم کو کاروباری لحاظ سے اچھا سمجھتے ہوئے دکان ہمارے سپرد کر کے از خود گھر پر سہارنپور رہنے لگے تھے۔ چونکہ منصوری پہاڑ پر بعض احمدی مستقل رہائش رکھتے تھے۔ مثلاً سید عزیز الرحمٰن صاحب بریلوی وغیرہ یہ لوگ ہم کو حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب کی تبلیغ کیا کرتے کہ حضور ہی تمام لوگوں کی ہدایت کے واسطے امام مہدی مسیح موعود ہیں۔ اور اکثر حضرت کی کتب سنایا کرتے اور پڑھنے کے لئے اخبار الحکم۔ بدر۔ ریویو کے پرچے دے جاتے۔ لیکن ہم ان کی ہر بات ایک کان سے سنکر دوسرے کان نکال دیا کرتے۔ جو رسائل کتب پڑھنے کے لئے چھوڑ جاتے بغیر پڑھے واپس کر دیا کرتے چونکہ ہم کو دین اسلام سے بالکل رغبت نہ تھی۔ لیکن رفتہ رفتہ جس وقت وہ حضرت اقدسؑ کی تحریر سناتے تو کچھ اثر ضرور ہوتا۔ اور تخلیہ میں بھی غور کرتے اسی طرح دو تین سال گذر گئے

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے بھی حضرت اقدسؑ کے خلاف کچھ کتابیں لکھی ہیں۔ ان سے ہم نے بہت سی کتب منگوائیں اور اخبارول سے تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب اور حضرت اقدسؑ کی تحریروں میں بہت فرق معلوم ہوا۔ لیکن ہم میں کمی علم کے باعث یہ قوت فیصلہ نہ تھی کہ کوئی نتیجہ نکالا جاتا۔ آخر ہماری توجہ پابندی نماز اور دعاؤں کی طرف راغب ہو گئی۔

میں ایک شب دردِ دل سے اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں دعا کر کے سویا۔ کہ اے خداوند کریم۔ کیا واقعی عیسےؑ فوت ہو گئے ہیں مولوی تو جو تھے آسمان پر زندہ بتلاتے ہیں قدرت خدا کی اسی رات مجھے خواب میں کسی نے کہا کہ ساتویں کا شروع دیکھو صبح میں نے ساتویں پارے کا شروع دیکھا۔ فلما توفیتنی سے وفات ثابت ہا گئی۔ (باقی)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے ایمپریس روڈ لاہور کو ذیل کے ٹنڈروں کے لئے کوٹیشنیں مطلوب ہیں۔

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر سٹورز کی مختصر تعداد و تفصیل	ٹنڈر فارم کی قیمت معہ خرچہ ڈاک ناقابل واپسی	تاریخ فروخت	مطلوبہ تاریخ و وقت	کھلنے کی تاریخ و وقت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
1-	P5/175/4-65 مختلف اقسام اور سائزوں کی گلاس تیٹس ورپلیٹس ۱۰۲۰۰/ اعداد	۲۰/- روپے	۲۷/۱/۶۶ تا ۱۶/۲/۶۶	۱۷/۲/۶۶ کو ۸ بجے صبح	۱۷/۲/۶۶ کو ۸½ بجے صبح
	نوٹ: یہ ٹنڈر ہمارے ۹/۳/۶۵ کو کھلنے والے ٹنڈر نمبر P5/175/4-65 کی بجائے ہے جو کہ منسوخ کیا جا چکا ہے۔ جو سابقہ ٹنڈر خرید چکے ہیں انکو نئے ٹنڈر مفت فراہم کئے جائینگے				
2-	P4/191/2-65 ہارڈووڈ لاگز یا سکورز ۲۱۵۰ کیوبک فٹ	۲۵/- روپے	۱/۲/۶۶ تا ۱۹/۲/۶۶	۲۱/۲/۶۶ کو ۸ بجے صبح	۲۱/۲/۶۶ کو ۸½ بجے صبح
3-	P4/190/2-65 دیودار۔ سانٹ ڈ سلیپرز اور لاگز (دیودار) ۲۰۶۶۰۰ کیوبک فٹ	۲۵/- روپے	۲/۲/۶۶ تا ۲۴/۲/۶۶	۲۶/۲/۶۶ کو ۸ بجے صبح	۲۶/۲/۶۶ کو ۸½ بجے صبح

۲۔ ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپریس روڈ لاہور سے اور دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (انسپکشن) پاکستان ویسٹرن ریلوے کراچی کینٹ سے ایام کار میں ماسوائے جمعہ ۹ بجے سے ۱۲ بجے کے درمیان قیمت نقد یا بذریعہ منی آرڈر ادا کر کے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ پوسٹل آرڈر۔ چیک۔ بنک ڈرافٹ گارنٹی بانڈز۔ بنک ڈیپازٹ رسیدیں اور نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹ مذکورہ ٹنڈر فارموں کی قیمت کے طور پر قبول نہ ہوں گے۔ صرف انہی فارموں پر آنے والی پیش کشوں پر ہی غور کیا جائیگا ٹنڈر حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

374 (INF(L) 185)

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس بیس ۲۰/- روپے

دعائیہ فہرست ۲۹ رمضان المبارک

(قسط نمبر ۱۴)

تحریک جدید کے سال ۳۲/۲۲ میں وعدہ کے ساتھ ہی ادائیگی کرنے والے مجاہدین۔

شیخ گلزار احمد صاحب اوکاڑہ	۱۲-۵۰
" ناصر احمد صاحب "	۱۵-۰۰
" سعید احمد صاحب "	۱۲-۰۰
قاضی عبدالحمید صاحب معہ اہلیہ صاحبہ "	۷-۰۰
رشیدہ بیگم صاحبہ "	۱۰-۰۰
عطاء والمنان عبدالحنان صاحب جانی "	۱۰-۰۰
قریشی عبدالرحمٰن صاحب "	۱۰-۰۰
شیخ نذیر احمد صاحب "	۲۰-۰۰
" فضل محمد صاحب "	۲۶-۰۰
" عبدالوہاب صاحب "	۱۳-۵۰
" سلطان احمد صاحب "	۱۰-۰۰
" فاضل محمود صاحب "	۱۵-۰۰
" خالد محمود صاحب "	۱۰-۰۰
" ناصر احمد صاحب "	۱۰-۰۰
" عنایت اللہ صاحب "	۱۰-۰۰
" لعل محمد صاحب "	۵-۰۰
چوہدری نور احمد صاحب "	۲۱-۰۰
قریشی عبداللطیف صاحب "	۱۰-۵۰
ماسٹر عالم علی صاحب "	۵۰-۵۰
اہلیہ صاحبہ و دختر صاحبہ "	۱۹-۷۵
شیخ مشتاق احمد صاحب اوکاڑہ	۱۲-۰۰
" محمد اقبال صاحب "	۳۰-۰۰
بھاگن بی بی صاحبہ "	۲۵-۰۰
شیخ محمد طفیل صاحب "	۱۲-۰۰
ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب "	۵۱-۰۰
ڈاکٹر محمد اقبال احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ "	۵۰-۷۵
میاں عبدالغنی صاحب "	۱۰-۰۰
حکیم محمود احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ معلم وقف جدید چک ۹۱/R-10 خانیوال	۲۰-۳۷
چوہدری علی محمد صاحب چک ۹۱/R-10 خانیوال	۱۱-۰۰
" نور احمد صاحب گل حیدرآباد شہر	۱۵-۰۰
ملک سرفراز احمد صاحب "	۱۱-۰۰
ناصر احمد صاحب "	۱۱-۰۰
ڈاکٹر عبدالسلام صاحب "	۵۰-۰۰
چوہدری داؤد احمد صاحب "	۱۰-۰۰
" عبدالغفور صاحب	۱۵-۰۰

تحریک جدید کب تک ہے؟

بعض احباب جو پہلے تحریک جدید میں شامل ہوا کرتے تھے۔ اب اس بناء پر کشکش ہو گئے ہیں کہ یہ تحریک عارضی تھی۔ اب اس میں شامل ہونا ضروری نہیں۔ انہیں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حسب ذیل ارشاد پیش نظر رکھنا چاہیئے:۔

"تحریک جدید کسی ایک سال کے لئے نہیں۔ دو سال کے لئے نہیں۔ دس سال کے لئے نہیں۔ تحریک جدید اس وقت کے لئے ہے جب تک جماعت کی رگوں میں زندگی کا خون دوڑتا ہے"۔

جملہ قارئین اپنا اپنا محاسبہ فرمائیں کہ وہ ایسی لازمی اور عظیم الشان تحریک کے مالی جہاد میں کس قدر حصہ لے رہے ہیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اعلان برائے امتحان ناصرات الاحمدیہ

امسال ناصرات الاحمدیہ کا پہلا امتحان یکم مئی بروز اتوار کو ہوگا۔ چھوٹے گروپ کے لئے "کامیابی کی راہیں" تیسرا حصہ اور بڑے گروپ کے لئے "سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام" بطور نصاب مقرر ہے۔ لجنات کو چاہیئے کہ ابھی سے امتحان کی تیاری کروائیں اور زیادہ سے زیادہ امتحان میں شرکت کی کوشش کریں۔ سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ

اعلان برائے لجنات

ہمارے مالی سال کی پہلی سہ ماہی گذر چکی ہے بلکہ ایکماہ زائد ہو چکا ہے۔ مگر بجٹ کے لحاظ سے چندوں کی وصولی کی رفتار بہت سست ہے۔ چندہ ممبری اور چندہ ناصرات کی مدوں میں بے حد کمی ہے یہ امر مومن کی شایان شان نہیں کیونکہ اس کا ہر قدم آگے کی طرف بڑھتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ میں امید کرتی ہوں کہ تمام لجنات کی عہدیداران خصوصاً محصلات اپنی ذمہ داری کو پوری طرح محسوس کرتے ہوئے اپنے بجٹ کے مطابق باقاعدگی سے چندے بھجوائیں گی تاکہ لجنہ کے تمام اصلاحی اور تربیتی کام بااحسن طریق سر انجام پاتے رہیں۔

(رشیدہ حسین سیکرٹری مال لجنہ مرکزیہ ربوہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی تعزیتی قرارداد

مورخہ یکم فروری ۶۲ء کی صبح کو تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں اسمبلی کے دوران مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب ایم اے بی ٹی ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی وفات پر ایک تعزیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں متعدد اساتذہ نے چوہدری صاحب مرحوم کے اوصاف کا ذکر کرتے ہوئے دلی رنج و غم کا اظہار کیا اور پھر مندرجہ ذیل تعزیتی قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی۔ اس قرارداد کے پاس ہونے کے بعد باقی وقت کے لئے سکول چوہدری صاحب مرحوم کی یاد میں بند کر دیا گیا۔

اساتذہ و طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول کا یہ ہنگامی اجلاس محترم ماسٹر محمد اعظم صاحب بی ایس سی ایم ایڈ کی جواں مرگ اور بے وقت وفات پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ○

مرحوم بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ وہ ایک محنتی، مشفق اور قابل استاد تھے۔ وہ نہ صرف سکول میں اپنے فرائض منصبی میں ہی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے بلکہ سلسلہ احمدیہ کے دیگر کاموں میں بھی گہری دلچسپی رکھتے تھے۔ چنانچہ ان کا خدام الاحمدیہ میں موجودہ عہدہ "مہتمم اشاعت" اسبات کا ایک قوی دلیل ہے۔ حال ہی میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر انہوں نے اپنی ڈیوٹی کو باوجود بیماری اور کمزوری کے بااحسن طریق نبھایا۔ اور کسی کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ آسکتی تھی کہ وہ اتنی جلد ہمیں داغ مفارقت دے جائیں۔ ان کی وفات نے ہمارے دلوں میں اپنے گذشتہ دو مرحوم و مغفور بھائیوں محترم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب و محترم مرزا عنایت اللہ صاحب کی یاد تازہ کر دی۔ سوائے اظہار رنج و غم کے انسان کے پاس کوئی چارہ نہیں۔ لیکن ہم خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں۔ اور ان کے بوڑھے والدین و دیگر اعزہ و اقرباء کے غم میں ہم بھی برابر کے شریک ہیں۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے بھائی کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان کے لواحقین و پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور انہیں صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

(ہم ہیں اساتذہ و طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

تقریب رخصتانہ

میرے بیٹے عزیزم لفٹنٹ مبشر احمد صاحب ابن چوہدری محمد ابراہیم صاحب کی شادی خانہ آبادی دسمبر ۱۹۶۱ء میں بہمراہ عزیزہ محمودہ بیگم صاحبہ ایم بی بی ایس انجام پائی۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(والدہ مبشرہ احمد - لاہور)

درخواست دعا

میرا گیارہ سالہ لڑکا ابھی تک معذور ہے۔ نہ بولتا ہے۔ نہ کھاتا پیتا ہے۔ عقل، فہم اور شعور سے عاری ہے۔ لاہور۔ راولپنڈی اور کراچی کے تمام بڑے بڑے ڈاکٹروں سے علاج کرا چکے ہیں۔ وہ اس مرض کو Mongolism بتاتے ہیں۔ جس کا ان کے بیان کے مطابق کوئی علاج نہیں ہے۔ اس سے قدرتی طور پر تشویش بڑھ گئی ہے۔ چونکہ ہم زندہ۔ قادر و توانا اور حی و قیوم خدا پر ایمان رکھتے ہیں اسلئے مجھے یقین ہے کہ کسی نہ کسی صاحب دل اور اولاد کا درد رکھنے والے دوست کی دعا سے شافی مطلق اسے شفاء عطا فرمائے گا۔ میں دوستوں کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ میرے معذور بچے کی معجزانہ طور پر جلد شفائے کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ملک عبدالوحید سلیم۔ ایڈمنسٹریٹو آفیسر نمبر ۵/۱۰۔ دس۔ او
گورنمنٹ چوبرجی کوارٹرز — ملتان روڈ لاہور

۲۔ میرے ابا جان عبداللطیف قریشی صاحب ریٹائرڈ اسسٹنٹ ڈائریکٹر الیکشن حکومت پاکستان ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ لیکن چند دنوں سے حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست ہے کہ میرے ابا جان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

امۃ الباسط بنت عبداللطیف قریشی — کراچی

وصایا

ضروری نوٹ:۔ ۱۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۱۸۰۸۷

میں سکینہ بیگم زوجہ میاں محمد حسین صاحب قوم آرائیں کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن بکٹ گنج مردان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج $\frac{9}{64}$ احسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ حق مہر مبلغ -/۴۰۰ روپے جس میں سے -/۲۰۰ روپے میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں جو کہ میں خرچ کر چکی ہوں۔ بالیاں ۲ عدد طلائی وزنی $1\frac{1}{4}$ تولہ مالیتی -/۱۶۶ روپے کلپ طلائی ۲ عدد وزنی $\frac{3}{4}$ تولہ مالیتی -/۱۰۰ روپے ہماری جدی جائداد زرعی زمین واقع موضع گوندلانوالہ تحصیل و ضلع گوجرانوالہ میں واقع ہے جس کی تقسیم ہونے پر دفتر بہشتی مقبرہ پاکستان ربوہ کو اطلاع دوں گی۔ میں اس جائداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں اگر اس کے بعد اور کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ اس کے علاوہ مجھے میرے خاوند کی طرف سے مبلغ دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو اس کا $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری وصیت $\frac{9}{1/65}$ سے سمجھی جائے۔

الامۃ:۔ سکینہ بیگم۔

گواہ شد:۔ میاں محمد حسین خاوند موصیہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بکٹ گنج مردان

گواہ شد:۔ بشیر احمد نائب امیر جماعت احمدیہ مردان

مسل ۱۸۰۸۸

میں چوہدری محمد شریف خالد ولد میاں کرم بخش صاحب قوم آرائیں پیشہ تجارت عمر ۳۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۶ء ساکن غلہ منڈی پتوکی ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{11}{65}$۔۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میں غلہ منڈی میں بطور کمیشن ایجنٹ کام کرتا ہوں۔ اس کاروبار میں میرا کل سرمایہ ۳۶۰۰ روپے لگا ہوا ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہیں اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اور آئندہ بھی جو جائداد پیدا کروں اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ مذکورہ بالا کاروبار سے اندازاً -/۱۰۰ ماہوار مجھے آمد ہوتی ہے اس آمد میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے میں اپنی ماہوار آمد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر جو میری جائداد ثابت ہو اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت جو کہ آخری وصیت ہے بہرحال قائم رہے گی اور تاریخ تحریر سے نافذ ہوگی۔

العبد:۔ محمد شریف خالد۔

گواہ شد:۔ ملک منور احمد جاوید نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور

گواہ شد:۔ محمد صدیق سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ پتوکی۔ ضلع لاہور

مسل ۱۸۰۸۹

میں رشیدہ بیگم زوجہ منشی محمد صادق صاحب مختار عام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ ایم اے ساکن احمد نگر ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{9}{65}$۔۳۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری موجودہ جائداد حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۵۰۰ روپے ہیں۔ زیور طلائی بندے آٹھ ماشے مالیتی یکصد روپیہ۔ مندرجہ بالا جائداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر کوئی اور جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے بعد میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ میری ذاتی آمد کوئی نہیں ہے اگر کوئی ذریعہ آمد ہو جائے تو تازیست اس کا $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان داخل کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ رشیدہ بیگم۔

گواہ شد:۔ محمد ابراہیم انسپکٹر وصیت

گواہ شد:۔ منشی محمد صادق۔ مختار عام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ

مسل ۱۸۰۹۰

میں محمد احمد ولد محمد علی صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{1}{66}$ ۲۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے مجھے دس روپے ماہوار اپنے والد صاحب کی طرف سے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور یہ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ محمد احمد سٹوڈنٹ بی اے (فائنل) تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ) گولبازار۔ ربوہ۔

گواہ شد:۔ بشیر الدین عبید اللہ صدر محلہ دارالصدر جنوبی۔ ربوہ۔ $\frac{1}{66}$/۲۲

گواہ شد:۔ عبدالعزیز مہتمم مقامی۔

مسل ۱۸۰۹۱

میں ملک محمد اکرم صاحب ولد مولوی خورشید احمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۴۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گنج مغل پورہ ڈاک خانہ خاص ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{11}{65}$ ۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ماہوار -/۱۵۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ ملک محمد اکرم صاحب۔ ابن مولوی خورشید احمد صاحب مکان نمبر ۱ عالم سٹریٹ نمبر ۱۴۔ گنج مغل پورہ۔ لاہور۔

گواہ شد:۔ ملک منور احمد جاوید وصیت نمبر ۱۵۵۷۰ نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور

گواہ شد:۔ غلام رسول وصیت نمبر ۴۷۰۴ صدر حلقہ گنج مغل پورہ۔ لاہور۔

مسل ۱۸۰۹۲

میں امۃ الحفیظ صاحبہ زوجہ ملک محمد اکرم صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گنج مغل پورہ لاہور ڈاک خانہ خاص ضلع لاہور۔ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{11}{65}$ ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے:۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۔۔۔۔ ۲۰۰۰ روپے
(۲) چوڑیاں طلائی ۴ تولہ مالیتی ۔۔۔۔ ۴۸۴ روپے
(۳) گلوبند ۳ تولہ مالیتی ۔۔۔۔ ۳۶۳ روپے
(۴) ہار طلائی ایک عدد $2\frac{1}{2}$ تولہ ۔۔۔۔ ۳۰۲.۵۰ روپے
(۵) انگوٹھیاں ایک تولہ طلائی ۔۔۔۔ ۱۲۱ روپے
(۶) کانٹے طلائی ۳ جوڑی $3\frac{1}{2}$ تولہ ۔۔۔۔ ۴۲۳.۵۰ روپے

میں اس ساری جائداد حق مہر اور زیورات -/۱۶۹۴ روپے سمیت مالیتی کل ۳۶۹۴ روپے کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو تو اس کی بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ امۃ الحفیظ زوجہ ملک محمد اکرم صاحب مکان نمبر ۱ گلی نمبر ۱۴ گنج مغل پورہ لاہور

گواہ شد:۔ ملک منور احمد جاوید وصیت ۱۵۵۷۰ نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔ لاہور

گواہ شد:۔ ملک محمد اکرم صاحب خاوند موصیہ مکان ۱ گلی ۱۴۔ گنج مغل پورہ۔ لاہور

خصوصی ہیرے
و دیگر بیش قیمت پتھر و خود پسند و جدید قسم کے زیورات دستیاب ہیں
فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون ۳۶۲۳

دوستوں کو سب تحریکوں میں اپنی اپنی استطاعت کے مطابق حصّہ لینا چاہیئے

اگر ہم قربانی کے معیار کو اونچا کر لیں تو ہمارا ترقی کرنا قطعی اور یقینی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام جماعتی تحریکات میں حصہ لینے کی تحریک کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ وہ اہم اور ضروری تحریکات ہیں جو جماعت کو ہمیشہ اپنے مدّ نظر رکھنی چاہئیں، یعنی تعلیم القرآن کو عام کرنا، دنیوی تعلیم کے حصول میں ترقی کرنا، تحریک جدید کے چندہ میں حصّہ لینا، دفتر دوم کو مضبوط کرنا، وقف زندگی کی تحریک میں اپنے آپ کو پیش کرنا، وقف تجارت میں اپنا نام لکھوانا۔ صنعت و حرفت کی ترقی کے لئے جو کارخانے جاری کئے جانے والے ہیں ان میں حصّہ لینا۔ اگر ان تمام تحریکات میں جماعت پورے جوش کے ساتھ حصہ لے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کا ایک ایسا مکمل دائرہ تیار ہو جاتا ہے کہ جس کے بعد جماعت بغیر کسی تکلیف کے اپنے کاموں کو جاری رکھ سکتی ہے اور وہ لٹریچر بھی جو تبلیغی ضرورتوں کے لئے تیار کیا جا چکا ہے یا آئندہ تیار ہو آسانی سے مختلف ممالک میں پھیلایا جا سکتا ہے ۔ ۔ ۔

غرض جماعت کی دینی، دنیوی، علمی تجارتی، صنعتی، اقتصادی، اور تربیتی ترقی کے لئے میں نے مختلف تحریکات کی ہوئی ہیں، دوستوں کو ان سب تحریکوں میں اپنی اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لینا چاہیئے پھر سب سے بڑھ کر جو چیز اہمیت رکھنے والی ہے۔ وہ محبت الٰہی ہے۔ پس جماعت کو علاوہ اور تحریکات میں حصہ لینے کے کوشش کرنی چاہیئے کہ ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو تا کہ اللہ تعالیٰ بھی ان سے محبت کرے اور انہیں ہمیشہ اپنی حفاظت اور پناہ میں رکھے۔

پھر زمینداروں کی اصلاح اور ان کی بہبودی کے متعلق بھی میرے ذہن میں ایک سکیم ہے۔ مگر زمیندار بڑی مشکل سے قابو آتے ہیں۔ کئی باتیں ان کے فائدہ کی ہوتی ہیں۔ مگر انہیں سمجھایا جاتا ہے تو ان باتوں کا تسلیم کرنا انہیں بڑا مشکل ہوتا ہے۔ میں سوچ رہا ہوں کہ ان کی اصلاح کے لئے بھی کوئی قدم اٹھایا جائے۔ جس سے زمیندارہ کام میں ترقی ہو اور پیداوار پہلے سے زیادہ ہو سکے۔ میں سمجھتا ہوں اگر ہماری جماعت کے یہ تمام طبقات پوری طرح مضبوط ہو جائیں۔ زمیندار بھی ترقی کی طرف اپنا قدم اٹھانا شروع کر دیں۔ تاجر اور صناع بھی مختلف علاقوں میں تجارت اور صنعت شروع کر دیں۔ مزدوروں اور ادنےٰ اقوام سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لئے بھی مختلف کارخانوں میں کام کرنے کے مواقع پیدا ہو جائیں تو ہزاروں نہیں لاکھوں لاکھ ہندو اور عیسائی اسلام میں داخل ہونے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ آج دنیا میں لاکھوں لوگ ایسے ہیں جو دل سے سمجھتے ہیں کہ اسلام سچا ہے مگر دنیوی روکیں ان کو اسلام قبول کرنے کی طرف اپنا قدم بڑھانے نہیں دیتیں۔ اگر ہماری جماعت کے تاجر اور صناع اور زمیندار اور کارخانہ دار سب کے سب منظم ہو جائیں اور مزدوروں اور ادنےٰ طبقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی ترقی کے لئے ہمارے پاس تجارت اور صنعت و حرفت کا ایک بڑا میدان تیار ہو جائے تو ان لوگوں کے دلوں میں اسلام قبول کرنے کے متعلق جو ایک ظاہری ڈر پایا جاتا ہے وہ جاتا رہے گا۔ اور وہ دلیری اور جرأت کے ساتھ اسلام میں داخل ہونا شروع کر دیں گے اس وقت ہمیں وہی نظارہ نظر آنے لگے گا جو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمایا ہے کہ یدخلون فی دین اللہ افواجاً۔ پھر ہمیں یہ خبریں نہیں آئیں گی کہ آج دس آدمیوں نے بیعت کی ہے آج بیس نے بیعت کی ہے آج تیس اور چالیس نے بیعت کی ہے۔ بلکہ ہمارے مبلغ دنیا کے مختلف اکناف سے ہمیں تاروں پر تاریں بھجوائیں گے کہ آج دس ہزار نے بیعت کی ہے آج پچاس ہزار نے بیعت کی ہے آج ایک لاکھ نے بیعت کی ہے صرف اپنے ایثار اور قربانی کے معیار کو اونچا کرنے کی ضرورت ہے جب ہم اپنے معیار کو اونچا کر لیں گے تو ہماری ترقی قطعی اور یقینی چیز ہے جس میں کسی قسم کی روک پیدا نہیں ہو سکتی۔" (الفضل ۱۱ جولائی ۱۹۶۲ء)

مشرقی پاکستان میں ہیلی کوپٹر کو حادثہ

تئیس افراد جاں بحق۔ صرف ایک مسافر زندہ بچا

راولپنڈی ۳ر فروری۔ پی آئی اے کا ایک ہیلی کوپٹر کل مشرقی پاکستان میں فرید پور کے قریب گر کر تباہ ہو گیا۔ اس حادثہ میں ۲۳ افراد جاں بحق ہو گئے صرف ایک مسافر ایم اے منان زندہ بچ سکے۔ جنہیں فرید پور کے ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے اور ان کی حالت خطرے سے باہر بیان کی جاتی ہے۔ ہیلی کوپٹر میں ۲۴ افراد سوار تھے جس میں سے تین پی آئی اے کے عملہ کے افراد تھے۔ یہ بدقسمت ہیلی کوپٹر ڈھاکہ سے فرید پور جا رہا تھا۔ کہ اپنی منزل سے تین میل دور ایک کھلے میدان میں گر کر تباہ ہو گیا۔ ایک عینی شاہد عبدالرزاق نے بتایا ہے کہ ایک گدھ ہیلی کوپٹر کے پنکھوں سے ٹکرا گیا تھا، جس سے پنکھے کا ایک بلیڈ ٹوٹ گیا اور ہیلی کاپٹر زمین پر آ رہا۔

حادثہ میں عملہ کے تینوں ارکان بھی ہلاک ہو گئے جاں بحق ہونے والے مسافروں میں ایک عورت، تین بچے، تین ڈاکٹر اور تین غیر ملکی شامل ہیں۔ مسٹر جے ای آر کولیس مشرقی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن میں اور مسٹر آر واٹ اور مسٹر آئی بورڈل مشرقی پاکستان واپڈا میں ملازم تھے

ایک عینی شاہد نے بتایا ہے کہ تمام لاشیں آگ میں جل کر مسخ ہو گئی ہیں اور اب ان کا پہچاننا نہایت مشکل ہو گیا ہے۔ ہیلی کوپٹر زمین پر گرتے ہی ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔

آخری اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ جاں بحق ہونے والوں کو جائے حادثہ کے قریبی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا جائے گا یہ فیصلہ ڈپٹی کمشنر فرید پور نے دوسرے افسروں سے مشورہ کے بعد کیا ہے۔ ان کو الگ الگ قبروں میں دفن کیا جائے گا۔ مرحومین کے رشتہ داروں کو ایک خاص ہیلی کوپٹر کے ذریعہ جائے حادثہ پر لایا جائے گا تاکہ وہ ان کی قبروں پر فاتحہ پڑھ سکیں۔

پی آئی اے کے سربراہ ایئر مارشل اصغر خان نے ہیلی کوپٹر کے حادثہ کی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔ کراچی میں سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ ایئر مارشل اصغر خان تحقیقاتی افسروں کی ایک جماعت کے ہمراہ آج مشرقی پاکستان روانہ ہوں گے۔

محترم چوہدری محمد شفیع صاحب اوجلوی کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ربوہ ــــــ محترم چوہدری محمد شفیع صاحب اوجلوی ریٹائرڈ انجینئر مورخہ ۳۱ر جنوری ۱۹۶۶ء کو لائل پور میں بعمر ۷۶ سال وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نہایت قدیمی اور مخلص صحابی حضرت منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند اور مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کے ماموں زاد بھائی تھے۔ آپ پیدائشی احمدی ہونے کے علاوہ خود بھی صحابی تھے۔

مورخہ ۳۱ر جنوری کو آپ کا جنازہ لائل پور سے ربوہ لایا گیا۔ نماز جنازہ نماز عصر کے بعد امیر مقامی محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ تدفین بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں یکم فروری کو نماز فجر کے بعد عمل میں آئی۔ قبر پر دعا مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے کرائی۔ مرحوم کے پس ماندگان میں چار لڑکے اور چار لڑکیاں شامل ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری محمد شفیع صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے۔ اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

راولپنڈی میں زلزلہ

راولپنڈی ۳ر فروری۔ دارالحکومت میں کل دوپہر دو بج کر بیس منٹ پر زلزلے کے ہلکے جھٹکے محسوس کئے گئے۔